

علماء خیبر پختونخواہ کے خدمات حدیث کا علمی و تحقیقی جائزہ

“Hadeesi” Contributions of the Ulama of Khyber Pakhtunkhwa Scientific and research studies

Alam Zaib

Ph.D Research scholar, Dept. of Islamic Learning, Federal Urdu University, Karachi.

Dr. Hafiz Muhammad Sani

In charge Quran o Sunnah, Federal Urdu University.

Received on: 16-05-2022

Accepted on: 20-06-2022

Abstract

Islamic law is based on two things and both of them were found in almost the same period. The first foundation that the Muslim Ummah got is the Holy Quran, which is the book given by Allah and is safe with the Ummah. The entire structure of Islam is based on the Holy Qur'an and Hadiths of Naburi. If Hadith is ignored in Islamic sciences, then the pages of Islamic history of the first century will also be meaningless. The description of is also impossible without it, so just as its importance will be the importance of those scholars whose hard work day and night has brought this knowledge to us in its original state. The present article is about these scholars and their service. It is about those who established popular religious madrasas in Khyber Pakhtunkhwa and continued teaching. The teaching and writing services of Hadith scholars have also been highlighted. Madrasahs are also briefly mentioned, this is a detailed topic, so in this article, famous scholars and Madrasahs are mentioned. It is hoped that it will be helpful for the new researchers.

Keywords : The role of the famous madrasahs and the writing, compilation and Authorship Contributions of Scholars.

تعارف

شریعت اسلامی کی اساس دو چیزوں پر ہیں اور دونوں تقریباً ایک ہی عہد میں امت مسلمہ کو ملی، پہلی بنیاد قرآن مجید ہے جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی کتاب من و عن امت کے پاس آج بھی محفوظ ہے اور رہے گی اور دوسری فرمودات نبوی علیہ السلام ہیں درحقیقت اسلام کی پوری عمارت قرآن مجید اور احادیث نبوی پر قائم ہے، اگر اسلامی علوم میں حدیث کو نظر انداز کیا جائے تو قرن اول کی اسلامی تاریخ، کے اوراق بھی اس سے بے معنی رہ جاتے ہیں اور اسلام کی ارکان اربعہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی تفصیل بھی اس کے بغیر ناممکن ہیں، لہذا جس طرح سے شریعت میں اس اساس کی اہمیت تو ان علماء کی کتنی اہمیت ہوگی جن کی شب روز کے محنت سے یہ علم ہم تک اپنی اصلی حالت میں پہنچا ہے۔ موجودہ مضمون

انہی علماء کرام اور ان کے حدیثی خدمات کے بارے میں ہے، جنہوں نے خیر پختونخواہ میں مروجہ دینی مدارس قائم کیں، درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس مضمون میں خیر پختونخواہ میں علم حدیث کے پرچار کرنے والے تمام مکتبہ فکر کے علماء کے کاوشوں کو مختصر ذکر کیا گیا ہے اور ان علماء حدیث کی تدرسی اور تصنیفی خدمات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، مذکورہ مضمون میں خیر پختونخواہ میں علم حدیث پڑھائے جانے والے مدارس کا بھی اجمالی ذکر کیا گیا ہے یہ ایک دقیق تفصیل طلب موضوع ہے، لہذا اس مضمون میں صرف مشاہیر علماء اور مدارس کا ذکر کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ آنے والے نئے محققین کیلئے مددگار ثابت ہوگی۔

شریعت اسلامی کی اساس دو چیزوں پر ہے اور دونوں تقریباً ایک ہی عہد میں امت مسلمہ کو ملی پہلی بنیاد قرآن مجید ہے جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی کتاب من و عن امت کے پاس محفوظ ہے اور رہے گی اور دوسری فرمودات پیغمبر علیہ السلام ہیں یہ بھی تکوینی طور پر محفوظ و مرتب ہیں اور رہیں گی یہ کوئی سنی سنائی بات نہیں بلکہ صحیح حدیث سے ثابت ہے، جب آپ دنیا سے تشریف لے جانے والے تھے تو آپ نے فرمایا "تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" 1۔

مذکورہ عنوان سے پہلے برصغیر میں اسلام کی آمد اور اس کے اشاعت پر مختصر روشنی ڈالتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں کسی صحابی کے باقاعدہ دعوت لے کر ہندوستان آنے کی صحیح اور مستند روایت نہیں ملتی، البتہ آپ کی وفات کے چار پانچ سال بعد عہد فاروقی میں اس کی روایت موجود ہے۔ 2 برصغیر پاک و ہند اور عربوں کے تعلقات و روابط بہت پرانے اور قدیم دور سے چلے آ رہے تھے اور ان کا دائرہ مراسم بہت وسیع تھا، جس میں تجارت کو خاص طور سے اہمیت حاصل تھی۔ 3

برصغیر پاک و ہند سے تاریخ کے کتابوں میں اسلام کے کھوج کیلئے نکلنے والے لوگوں کا تعلق سرندیپ سے ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ یہاں کے باشندوں کا ایک وفد جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت و رسالت کا واقعہ سن کر مدینہ منورہ کو روانہ ہوا تھا۔ سرندیپ کے جوگیوں، سیناسیوں اور دوسرے مذہبی طبقوں کو پتا چلا کہ عرب کے شہر مکہ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رسول بھیجا گیا ہے جس کو مکہ کے لوگوں نے وہاں سے نکالا ہے اور وہ مدینہ منورہ چلا گیا ہے۔ تو انہوں نے دریافت احوال کی خاطر اپنا ایک زیرک و سمجھ دار آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا، لیکن مختلف پریشانیوں اور رکاوٹوں کا دور دورہ تھا۔ یہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات میں وہاں نہیں پہنچ سکا، بلکہ اس نے حضرت ابو بکر صدیق کو بھی نہیں دیکھا، اور جب پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا اس نے حضرت عمر سے ملاقات کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات و دعوت کے متعلق کچھ سوالات کیے۔ حضرت عمر نے پوری تفصیل سے اس کا جواب دیا یہ آدمی واپسی میں مکران کے مضافات میں انتقال کر گیا۔ اس کے ساتھ ایک ہندوستانی غلام تھا، جس نے سراندیپ پہنچ کر سارا ماجرا سنایا، مثلاً یہ کہ ہمارے پہنچنے سے قبل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو چکا تھا اور ہم نے عمر نامی ایک ساتھی کے ساتھ ملاقات کی اور ان ہی سے ان کے نبی کے بارے میں کچھ سوالات کیے۔ اس غلام نے حضرت عمر کی تواضع و خاکساری کا بھی تذکرہ کیا کہ وہ پیوند لگے کپڑے پہنتے ہیں اور مسجد ہی میں رات گزارتے ہیں۔ صاحب عجائب الہند کہتے ہیں اہل سراندیپ میں آج کل جو تواضع، پیوند لگے کپڑوں کا استعمال اور مسلمانوں سے الفت

و محبت وغیرہ کی خوبیاں پائی جاتی ہیں، وہ انہی باتوں کا اثر ہے جو غلام نے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے بارے میں بیان کی تھیں۔⁴

الغرض 6 یا 7 ہجری میں یاس سے پہلے ہندوستان میں کسی صحابی کے دعوت اسلام لے کر آنے کی کوئی صحیح روایت نہیں ہے، البتہ اس کے آٹھ نو سال بعد خلافت فاروقی کے ابتدائی دور میں سے مسلمانوں کی رضا کارانہ فوج تھانہ (بمبئی) بھڑوچ (گجرات) اور دیبل (سندھ) آئی۔⁵ عہد نبوی میں برصغیر پاک و ہند میں آنے والے صحابہ اور ان کی تعداد کا مختصر جائزہ لینے کے بعد ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ان کی تفصیلی اور حقیقت پر مبنی تعداد اور نام حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں اور نہ ہی تاریخ کی معتبر کتابوں نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے بعد مورخین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں صحابہ کے تشریف لانے کا ذکر کیا ہے۔ جس میں حضرت عثمان اور ان کے بھائیوں نے ہند میں پیش قدمی کی تھی مگر ان کے ساتھ آنے والے تمام صحابہ کے نام کسی کتاب نے ذکر نہیں کیے، برصغیر پاک و ہند میں اگر ان نفوس قدسیہ کو بھی صحابہ کرام میں شمار کئے جائے جن کے صحابی ہونے پر بھی کلام ہے پھر بھی یہ تعداد پچیس سے زیادہ نہیں ہیں۔ جو کہ ایک فوجی اور دور دراز ملکوں پر حملے کیلئے کسی قدر ناکافی ہے، اور ہر چند کے یہ تعداد اس تعداد سے کبھی زیادہ ہوگی جن کو مورخین نے ذکر کیا ہے۔

پشاور میں صحابہ کرام:

متاخرین پشاور اور اس کے مضافات میں صحابہ کرام کا آنا اگرچہ بعض متأخرین، مورخین علماء پشاور اور اس کے مضافات میں صحابہ کے آنے کے قائل ہیں، جبکہ متقدمین علماء کے ہاں مکران، بلوچستان اور اس کے مضافات تک صحابہ کے پہنچنے کا ذکر ہے

سان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کا تعارف:

ابو بکر ابن شیبہ لکھتے ہیں: کہ سان بن سلمہ جنگ حنین کے دن پیدا ہوئے، آپ ﷺ نے ان کے منہ پر اپنی لعاب مبارک لگائی اور ان کیلئے برکت کی دعا فرمائی۔

امام ذہبی المشاہیر والاعلام میں لکھتے ہیں: کہ پچاس کی دہائی میں غزوہ ہند پر بھیجا گیا تھا، اور یہ طویل عمر کے تھے، اس کے بعد یہ حجاج بن یوسف کے آخری زمانے تک زندہ رہے۔⁶

حجاج بن یوسف کا انتقال تقریباً 95 ہو گیا تھا، اس اعتبار سے اس کا آخری زمانہ 90 ہجری تک بنتا ہے، اور تقریباً تمام مشہور مورخین نے سان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کا زمانہ حجاج کا آخری زمانہ قرار دیا ہے، جبکہ غزوہ ہند کیلئے ان کا آنا 50 ہجری میں ہوا ہے، اس اعتبار سے ان کا جہاد والے سفر میں انتقال والی بات درست معلوم نہیں ہوتی،

اصحاب بابا کے نام سے مشہور قبر کسی صحابی کی ہے، اس کی حقیقت تو اللہ رب العزت ہی جانتے ہیں، یہ سان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی قبر ہے، اس متعلق کوئی مضبوط دلیل ہمیں نہ مل سکی، کیونکہ متقدمین مورخین تو ان کے بصرہ میں انتقال کے قائل ہیں، جبکہ موجودہ زمانے کے مورخین بھی خضدار اور پشاور میں اختلاف کر رہے ہیں۔

ہندوستان میں مروجہ مدارس کی کا آغاز اور ارتقائی دور جنگ آزادی کے بعد شروع ہوا چنانچہ ڈاکٹر فیوض الرحمن صاحب مشاہیر سرحد میں لکھتے ہیں۔ "جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کے جو قومی مدارس عربیہ قائم ہوئے اور ان میں سبقت و تقدم کا سہرا العلوم دیوبند کے سر ہے۔ ادھر انگریزی سکولوں اور کالجوں کے قیام کی وجہ سے ایک تعلیم جدید کا آغاز ہو گیا۔ اس کا نتیجہ لازمی طور پر یہی ہونا تھا کہ تعلیم یافتہ گروہ دو حصوں میں بٹ گئے اور یہ دونوں طبقے ایک دوسرے کے حلیف نہیں، بلکہ حریف بن گئے، مدارس عربیہ کا نظام عمل صرف دینی اغراض تک محدود ہو کر رہ گیا تھا اور حق یہ ہے کہ اس کے اسباب طبعی اور قدرتی تھے، جن کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ ہندوستان میں برطانوی راج کے پاؤں جم جانے کے بعد بعض دور اندیش اور دردمند علمائے کرام نے محسوس کیا کہ اس انقلاب کا سب سے برا اثر مسلمانوں کے دین اور مذہب پر پڑ سکتا ہے۔ اب نئی حکومت کے ماتحت نئی زبان اور نئے علوم کی ترویج و اشاعت کا سر و سامان کیا جائے گا۔ اس بناء پر اگر اس وقت مسلمانوں کے دین کو محفوظ رکھنے کی کوشش نہ کی گئی تو اس کا نتیجہ ارتداد کی صورت میں ہو سکتا ہے۔ اس خطرے کے انسداد کے لیے ان علماء نے مدارس کا اجراء کیا اور پہلے دیوبند، مراد آباد اور اس کے بعد دوسرے شہروں، قصبوں میں مدارس کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوا اور آہستہ آہستہ تمام مکاتب فکر کے مدارس وجود میں آئے" 7

ہندوستان میں علم حدیث پر کئے جانے والے کام میں تمام مکتبہ فکر کے علماء نے بھرپور کردار ادا چنانچہ علماء دیوبند کی طرح بریلوی مکتبہ فکر کے علماء نے بھی کچھ سال بعد مدارس کی بنیاد رکھیں، مولانا احمد رضا خان بریلوی کے والد نقی علی خان صاحب نے 1872ء کو بمقام بریلی میں جامعہ مصباح التذیب کی بنیاد رکھیں، جو بعد میں مصباح العلوم کے نام سے مشہور ہوا پھر 1894ء میں انہوں نے اشاعت العلوم کے نام سے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھیں، جبکہ بعد میں مولانا کے بیٹے احمد رضا خان نے مدرسہ منظر الاسلام کی بنیاد رکھیں اور یو بریلوی مکتبہ فکر کے مدارس کا سلسلہ شروع ہوا۔

خیبر پختونخواہ میں علم حدیث کا ارتقائی دور

برصغیر پاک و ہند کو علوم حدیث میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے یہاں کے محدثین کا شمار دنیا کے مشاہیر محدثین میں ہوتا ہے، یہ علمی لہز سے ایک سرسبز و شاداب قطعہ ہے، جہاں پوری دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ علم حدیث کی روشنی حاصل کرنے آتے تھے، تقسیم ہند کے بعد چونکہ علمی اسفار تناؤں کا شکار ہوئی علماء طلباء کو کوئی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا، ہندوستان آنا جاننا دشوار ہو گیا، لہذا اکثر اہل علم علماء نے جو اس وقت پاکستان میں تھے یا ہندوستان میں پاکستان آ کر خیبر پختونخواہ میں دین مدارس کی بنیادیں رکھیں، اس ضمن میں دینی علوم کے لہز سے یہ صوبہ لامتناہی اہمیتوں کا حامل ہے، یہ سرزمین دور صحابہ سے ہی علوم دینیہ کا محور رہا ہے جہاں بڑے بڑے دانش کدے دینی مدارس قائم کئے گئے جہاں پورے ملک سے بلکہ خلیجی ممالک سے لوگ یہاں آ کر علم کی روشنی سے منور ہوتے رہے ویسے تو اس صوبہ کا علم و دانش سے گل و بلبل کا رشتہ ہے اور یہ رشتہ کئی صدیوں پورا نا ہے، یہاں ہر مکتبہ فکر کے علماء نے اپنے وسعت سے بڑھ کر بے سروسامانی کے حالات میں تصنیفی تدریسی اور تالیفی خدمات انجام دیں۔ اس مضمون میں خیبر پختونخواہ میں تقسیم ہند کے بعد علم حدیث پر کئے جانے والے کام کا جائزہ لینگے۔

مشاہیر محدثین خیر پختونخواہ اور علم حدیث

شیخ الحدیث سید شاہ محمد غوث صاحب رحمہ اللہ (1084ھ تا 1152ھ)

شیخ صاحب نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کیں۔ چنانچہ خود لکھتے ہیں کہ "چوں احقر در ہفت سالگی رسید ہر چند قرآن می خواند ضبط نمی شد، و قاصر الفہم بود قبلہ گاہی بجناب پیر و دستگیر رضی اللہ عنہ، در باطن عرض کروند کہ ایں پسر را مہربانی فرمایند، از جناب مہربانی شد کہ بہرہ از علم ظاہر و باطن بخشیدم، بعد آں بضل الہی فتح یاب علم شد، و اندک زمان تحصیل علم ظاہر شد "اٹھارہ برس کی عمر میں تمام علوم کی مروجہ کتابیں پڑھ لیں، علوم حدیث کے لئے لاہور تشریف لے گئے، جہاں شیخ میاں جان، میاں نور محمد مدقق حاجی یاربیک صاحب، مولانا مولوی عبدالہادی صاحب میاں محمد مراد نابینا سے سے علم حدیث اور اس کی اجازت حاصل کیں، آپ نے فارسی جو اس وقت رائج الوقت زبان تھی میں بخاری شریف کی شرح تصنیف فرمائیں، اور وقت کی ضرورت تھی، عمر کے آخری حصہ میں لاہور چلے گئے جہاں چار سال تک حدیث کے درس میں مشغول رہے 17 ربیع الاول 1152ھ کو وفات پا گئے۔⁸ آپ کی شرح پر پشاور کے ایک سکالر نے "صحیح بخاری کی شرح غوثیہ کا مطالعہ" کے نام سے تحقیقی مقالہ بھی لکھا ہے۔⁹

شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غوثی (1878ء-1970ء)

مولانا صاحب کی مختصر حالات بیان کرنے سے پہلے بتانا چلو کہ مولانا کا تعلق اگرچہ ضلع اٹک سے ہیں لیکن ان کا شمار خیر پختونخواہ کے ان علماء میں ہوتا ہے جو ہندوستان سے یہاں علم حدیث لائے، خیر پختونخواہ کے بیشتر علماء کرام نے ان سے علم حدیث حاصل کیں۔ مولانا نصیر الدین رحمہ اللہ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد حضرت مولانا بہاء الدین صاحب سے حاصل کیں جو ایک جید عالم تھے، حدیث مولانا چکڑالوی سے پڑھیں۔ جبکہ دیوبند کے علماء سے بھی استفادہ کیا۔ 1915ء کو اپنے گاؤں غور غوثی آئے اور حدیث کی تدریس شروع کیں، جو تقریباً ساٹھ سال تک جاری رہی، آپ صوبہ خیر پختونخواہ، پنجاب، سندھ، افغانستان سمیت دنیا کے کئی ممالک سے تعلق رکھنے والے علماء کے استاذ ہیں، جنہوں نے آپ سے حدیث رسول پڑھیں، 23 جنوری 1970ء کو بیماری ہوئے، 96 سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملے۔¹⁰ آپ کے زندگی کا طویل عرصہ درس و تدریس میں گزرا لیکن تدریس کے ساتھ ساتھ آپ نے "حاشیہ مشکوٰۃ" تحریر فرمایا جو کہ آپ کے مطالعے کا خلاصہ ہے، اس حاشیہ کا شمار مختصر اور جامع شروعات میں کیا جاتا ہے جس سے طلباء، علماء فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔¹¹

مولانا عبدالرحمن مینوی

1913ء کو ضلع صوابی کے دور افتادہ گاؤں مینی میں پیدا ہوئے۔

مولانا عبدالرحمن بن مولوی سید امیر بن سر بلند خان۔ مولانا عبدالرحمن مینوی بچپن میں گھر سے نکلے اور بارہ سال بعد پڑھائی مکمل کر کے عالم بن کر گھر واپس آئے۔

مولوی فضل الرحمن صاحب مینوی سے ناظرہ قرآن اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کیں، جبکہ فنون اس زمانے کے مشہور عالم مولانا خان بہادر

صاحب سے حاصل کیں جو اس زمانہ کے منطق اور فلسفہ کے امام تھے۔ یہاں ابتدائی فنون پڑھنے کے بعد سوات سے دارالعلوم دیوبند چلے گئے۔ شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی سے دور حدیث شریف پڑھنے کی سعادت نصیب کیں۔ آپ کے علاوہ مختلف اساتذہ اور شیوخ سے استفادہ کرنے کا موقع ملا۔ جن میں شیخ الادب مولانا اعجاز علی امر و ہوی مفتی محمد شفیق اور مولانا محمد ابراہیم بلیاوی رحمہم اللہ قابل ذکر ہیں۔

درس و تدریس:

1358ھ میں دارالعلوم سے فراغت کے بعد آپ نے اپنے لئے تدریس میں مشغول ہو گئے۔ آپ نے تدریسی زندگی کا آغاز میرٹھ کے ایک مدرسہ سے کیا۔ اس مدرسہ کے منتظمین نے جب دارالعلوم دیوبند کے نام سے ایک قابل مدرس کی درخواست کی تو دارالعلوم دیوبند کے اراکین نے مولانا عبد الرحمن صاحب کا انتخاب کیا۔ وہاں کافی مدت تک ابوداؤد، مشکوٰۃ شریف، جلالین اور بیضاوی پڑھاتے رہے۔ میرٹھ میں آپ کے جانے سے پہلے ایک عالم دین شیخ الحدیث کے منصب پر فائز تھے۔ جب وہ انتقال کر گئے تو آپ کو دارالعلوم کے شیخ الحدیث کا منصب تفویض ہوا۔

قیام پاکستان کے بعد پانچ سال تک وہیں رہے۔ ہندوستان میں قیام کے دوران آپ خط و کتابت کے ذریعے "شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رابطہ میں تھے، مولانا نے آپ کو لکھا تھا کہ پاکستان آنے کے بعد آپ کی تقرری دارالعلوم تھانیہ میں ہوگی۔ وطن آنے کے فوراً بعد آپ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ میں شیخ الحدیث کے عہدے پر فائز ہوئے۔ چارسدہ میں قیام کا دور آپ کی زندگی کا ایک سنہرے باب ہے آپ نے پورے نو سال چارسدہ میں شیخ الحدیث کے فرائض انجام دیئے۔

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں تدریس

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ میں کئی سال اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کے متہم شیخ الحدیث حضرت مولانا سید بادشاہ گل بخاری نے اس کو اپنے ہاں آنے پر مجبور کیا لہذا آپ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور یہاں مسند تدریس کو رونق بخشی ۱۹۶۲ء میں آپ کی تقرری جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں بحیثیت شیخ الحدیث ہوئی لیکن یہاں آپ کا قیام مختصر رہا۔

دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی میں تقرری

آپ جامعہ اسلامیہ سے مستعفی ہونے کے بعد سالانہ تعطیلات میں اپنے گھر تشریف لے آئے تو شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان آپ کے ہاں مینی تشریف لے آئے اور آپ کو مجبور کر کے اپنے مدرسہ دارالعلوم تعلیم القرآن آجائے۔ شیخ القرآن کی بار بار آمد اور اصرار پر آپ تعلیم القرآن جانے کے لئے آمادہ ہوئے اور تعلیم القرآن پنڈی میں آپ نے دس سال تک علم حدیث کی تدریس کیں اور علم کی شمع سے روشنی بکھیرتے رہے۔

تصانیف:

حضرت شیخ الحدیث صاحب کی پوری زندگی درس و تدریس میں گزری تھی اور کتابوں کے بجائے آپ نے ایسے افراد تیار کئے جو مختلف شعبوں

میں بلند پایہ دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ تاہم آپ نے بعض ایسی کتابیں ضرورتاً تالیف کی ہیں جو آپ دینی علوم کے طلباء اور علماء کے لئے ضروری اور مفید سمجھتے تھے جو کہ درج ذیل ہیں

(۱) جواہر الاصول فی مصلح احادیث الرسول: یہ کتاب آپ دورہ حدیث کے طلباء کو خود پڑھاتے تھے۔

(۲) الکوثر الجاری: صحیح بخاری کے ابتدائی چند ابواب کی محققان تشریح پر مشتمل ہے۔

(۳) فیضان الباری فی حدیث ابن الحواری: ایک صحابی کی میراث کی تقسیم کے مسئلے پر مشتمل ایک مستقل کتابچہ ہے آپ کے کچھ اعتراضات تھے جس کے وجہ اس کی تالیف کی نوبت آئی¹²،

(۴) المسک الشذی: جامع ترمذی کے بعض ضروری ابواب کی تشریح پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں

آپ کے کئی ذکی و ذہن تلامذہ نے آپ کے درسی تقاریر اور امالی مستقل کتابوں کی شکل میں شائع کئے ہیں جو کتب احادیث کی شروح میں ایک بہترین اضافہ ہے۔ (۵) مصباح الباری شرح صحیح البخاری کی شرح اردو زبان میں آپ کے شاگرد رشید حضرت مولانا صابر شاہ صاحب نے آپ کی درسی تقاریر سے مرتب کی ہے۔ (۱) الکوثر الجاری شرح الجامع الترمذی۔ یہ شرح آپ کے شاگرد رشید حضرت مولانا خان محمد شیرانی ساکن ژوب صوبہ بلوچستان نے آپ کی درسی تقاریر سے مرتب کی ہے۔ (۷) عین الجاری شرح صحیح البخاری۔ یہ بھی آپ کے درسی تقاریر کا مجموعہ ہے جسے حضرت مولانا خان محمد شیرانی نے ترتیب دے کر شائع کیا ہے۔ (۸) المسک الشذی علی جامع الترمذی: (غیر مطبوع) (۹) تحقیق شد الحال: (غیر مطبوع) (۱۰) تقریر ابوداؤد اعرابی: (غیر مطبوع)

عمر کے آخری حصے میں آپ پر کینسر جیسے موذی مرض کا شکار ہوئے اور مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کیں اور بالآخر یہی مرض جان لیوا ثابت ہوا، اور ۱۵ مارچ ۱۹۷۵ء کو آپ نے قضائے الہی سے رحلت فرمائی، نماز جنازہ وقت کے عظیم محدث امیر المومنین فی الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک نے پڑھائی۔ آپ کی نماز جنازہ میں ہزاروں کی تعداد میں اکابر علماء دینی مدارس کے طلباء اور عوام و خواص نے شرکت کیں۔

پوری زندگی درس و تدریس میں گزارنے کے بعد عمر عزیز کے آخری دس سال دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی ہی میں تدریس حدیث کرتے ہوئے ۱۹۷۵ء میں وفات پا گئے اور اپنے آبائی گاؤں مینٹی میں سپرد خاک کئے گئے۔¹³

اپنے گاؤں کے قبرستان میں سپرد خاک کی گئی۔¹⁴

شیخ الحدیث والتفسیر مولانا عبد السلام رستی

آپ ۱۹۳۶ء کو خیر پختونخواہ کے ضلع مردان، علاقہ سدھوم میں پیدا ہوئے۔

آپ ۱۹۳۶ء کو رستم مردان کے علاقہ سدھوم میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ فیض الاسلام رستم سے حاصل کیں۔ ۱۹۵۳ء میں آپ نے اپنے ماموں مولانا میاں جان سے کچھ کتابیں پڑھیں اور اسی سال مولانا عبد الہادی شاہ منصوری سے قرآن کریم کی تفسیر

پڑھی۔ 1956ء میں مولانا غلام اللہ خان سے دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی میں تفسیر پڑھی۔ 1957ء سے پہلے آپ نے درس نظامی کی کتابیں اپنے علاقے میں پڑھی تھیں۔ 1957ء میں دورہ حدیث کے لئے جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں داخلہ لیا اور مولانا عبد الرحمن بہوی اور مولانا عبد الشکور بہودی سے حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ 1959ء میں مولانا محمد طاہر تنج پیری سے تفسیر القرآن پڑھی۔

تدریس

1958ء میں دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم میں تدریس شروع کیں۔ کچھ عرصہ پڑھانے کے بعد یہاں سے مستعفی ہوئے۔ 1960ء میں مدرسہ اسلامیہ عربیہ میانوالی میں مدرس مقرر ہوئے اور دو سال تک تدریس کرتے رہے۔ اس کے بعد ایک سال دوبارہ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم میں تدریس کی اور اس کے چند سال بعد 1966ء میں مسجد شمشاد خان میں دارالعلوم تعلیم القرآن کی بنیاد رکھی۔ چھ سال یہاں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔¹⁵

درس و تدریس کے ساتھ مولانا نے حدیث کے باب میں "بدرۃ الصلوات فی مستخرجات احادیث مشکوٰۃ" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی۔ جس میں ہر باب سے متعلق حدیث کی تعداد اور ان سے مسائل کا استنباط کیا۔¹⁶

علامہ سید محمد یوسف بنوری

آپ 6 ربیع الاول 1326ھ بمطابق مئی 1908ء کو ضلع مردان گاؤں مہابت آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی کتب اپنے والد، ماموں اور علاقے کے دیگر علماء سے پڑھیں۔ اس کے بعد پشاور کے امیر حبیب اللہ خان کے دور میں کابل کے ایک دینی کتب میں پڑھیں۔ آپ کے اس دور کے اساتذہ میں حافظ عبد اللہ، مولانا عبد القدیر افغانی اور شیخ محمد صالح افغانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔¹⁷

1345ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ اور دارالعلوم کے فاضل اساتذہ سے پڑھتے رہے۔ 1346ھ میں اپنے استاد علامہ انور شاہ کشمیری کے ہمراہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل جانا ہوا، اور وہاں 1347ھ میں دورہ حدیث کے امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اساتذہ میں مولانا انور شاہ کشمیری کے علاوہ علامہ شبیر احمد عثمانی، مولانا سید اصغر حسین، مولانا حبیب الرحمن عثمانی، مولانا عزیز علی، مفتی عزیز الرحمن اور مفتی محمد شفیع قابل ذکر ہیں۔ 1353ھ میں جب علامہ انور شاہ کشمیری دارالعلوم دیوبند واپس ہوئے تو آپ کو جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے صدر مدرس اور شیخ الحدیث کا عہدہ دیا گیا اور مجلس علمی ڈابھیل کے رکن بھی مقرر ہوئے۔ اس مجلس سے بہت سی کتابیں شائع ہوئیں۔ 1356ھ میں مجلس علمی ڈابھیل کی طرف سے مصر، یونان، ترکی، اور حجاز کا سفر کیا، اس دوران بڑی بڑی علمی شخصیات سے استفادہ کیا اور اجازت حدیث حاصل کی۔ قیام پاکستان کے بعد جنوری 1951ء میں ڈابھیل سورت سے واپسی ہوئی اور علامہ شبیر احمد عثمانی کے قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار سندھ میں شیخ التفسیر کے عہدے فائز ہوئے۔ تین سال بعد نیوٹاون کراچی میں ایک علمی ادارہ مدرسہ کی بنیاد رکھیں اور تادم مرگ اس میں علمی سرگرمیوں میں مصروف رہے، آپ کی وفات بروز پیر 17 اکتوبر 1977ء کو ہوئے آپ کو جامعہ العلوم الاسلامیہ کے احاطہ

میں دفن کیا گیا۔¹⁸

آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں سے معارف السنن جامعہ ترمذی کی شرح ہے جس کی چھ جلدی آپ لکھ چکے تھے لیکن تکمیل سے پہلے وفات پا گئے۔ یہ جامعہ ترمذی کی ایک جامع اور مبسوط شرح ہے جس میں مولانا نور شاہ کشمیری کے افادات پر ہے جو مخطوطات، تالیفات اور درس کے ذریعے سے حاصل کئے گئے ہیں۔ اپنی اس تالیف کے اسلوب نگارش کے ساتھ مشکل اور مغلق مقامات کو حل کیا ہے۔¹⁹

مفتی نظام الدین شامزئی

مفتی نظام الدین شامزئی جولائی 1952ء کو ضلع سوات کے علاقے شامزئی کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد اور گاؤں کے دیگر علماء کرام سے حاصل کی۔ درس نظامی کی بعض کتب مدرسہ عربیہ مظہر العلوم یگورہ سوات کے شیخ الحدیث عبدالرحمن اور مولانا فضل محمد سواتی سے پڑھیں اور مولانا محمد طاہر تنج پیری اور شیخ غلام اللہ خان راولپنڈی سے دورہ تفسیر پڑھا۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے کراچی تشریف لے گئے۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں سے مولانا عبدالرحمن سواتی، مولانا فیض علی شاہ، مولانا عنایت اللہ، مولانا غلام اللہ خان، مولانا محمد طاہر تنج پیری اور شیخ سلیم اللہ کے نام شامل ہیں۔ آپ نے جامشورو یونیورسٹی سندھ سے پی، ایچ، ڈی کی عکری حاصل کی۔

تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے بیس سال تک جامعہ فاروقیہ میں تدریس کی اور اس کے بعد جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی تشریف لے گئے اور شیخ الحدیث اور رئیس الافتاء کے منصب پر فائز ہوئے۔ آپ تصوف میں مولانا محمد یوسف بنوری کے خلیفہ مجاز تھے۔ آپ 52 سال کی عمر میں 30 مئی 2004ء کو کراچی میں شہید کئے گئے۔²⁰

آپ کا بخاری پورے ملک میں مشہور و معروف تھا، کیونکہ آپ کا انداز درس انتہائی سلیس اور رواں ہوتا تھا۔ اس لئے آپ کے درس کو قطب الدین عابد فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن نے کتابی شکل میں مرتب کیا۔ یہ صحیح بخاری کے صرف کتاب التسمیم تک کے اجاث کی تقریر ہے۔ مرتب اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ ہمیں آپ کی تقریر بخاری یہاں تک ہی دستیاب ہو سکی ہے۔²¹

معارف ترمذی جامعہ ترمذی کی شرح ہے جو آپ کے درس ترمذی کے افادات کا گرانقدر مجموعہ ہے۔ آپ کے درسی افادات کو مولانا اسد اللہ اخوندزادہ نے انتہائی محنت اور عرق ریزی سے ترتیب دیا ہے اور اس طرح یہ سنن ترمذی کی ایک جامع اردو شرح بن گئی ہے، یہ شرح سنن ترمذی کے کتاب الاطعمہ سے باب التداوی بالرماد تک کے مباحث پر مشتمل ہے۔ مولانا اسد اللہ اخوندزادہ کی مزید محنت و کاوش سے تحقیق و تعلیق اور مفید حواشی نے اس کی افادیت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔²²

مولانا سید محمد ایوب جان بنوری رحمۃ اللہ علیہ وسلم دارالعلوم

حضرت بنوری کی 21 رمضان المبارک 1330ھ بمطابق 12 ستمبر 1912ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔

آپ کا سلسلہ نسب حضرت آدم بنوری تک جا پہنچتا ہے اور ان سے آگے حضرت حسین رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے آپ نے ابتدائی اپنے والد محترم سے حاصل کی اور پھر مسجد مولانا غلام جیلانی (جو کہ آج کل جامعہ شاہ ولی اللہ کے نام سے مشہور ہے اندرون آسیہ گیٹ میں حاصل

کی۔ قرآن مجید مشہور عالم دین المعروف، ”ہشتنگری مولانا“ سے پڑھا اور پھر 1344 ہجری میں 14 سال کی عمر میں درس نظامی شروع کیا۔ حضرت مولانا ایوب شاہ صاحب سے ہدایہ اور مولانا حسن تک کتابیں پڑھیں اور پھر 19 سال کی عمر میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور اپنی تعلیم کے بقیہ تین سال دارالعلوم دیوبند کے ممتاز اساتذہ کرام سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

مشہور اساتذہ کرام

شیخ الاسلام اسیر مالتا حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا محمد ابراہیم بلیاوی، مولانا سید اصغر حسین، حضرت، مولانا مفتی ریاض الدین، حضرت مولانا اعجاز علی، علی حضرت مولانا رسول خان ہزاروی

کوئی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع سے بھی چند اسباق پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ فراغت کے بعد اپنے چچا جناب حضرت مولانا سید فضل ہمدانی بنوری کے مدرسہ رفیع الاسلام میں تدریس کا آغاز کیا۔ صبح کی نماز کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہوتا جو کہ نماز ظہر تک جاری رہتا تھا۔ اس دورانیے میں تقریباً تیس کتابیں ہر روز پڑھایا کرتے تھے۔ جس کے بعد باقاعدہ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم سرحد معرض وجود میں مستقل عمارت کی شکل میں آیا۔ جس میں آپ نے آخری دم تک تدریسی خدمات انجام دیئے۔

تاریخ وفات 12 اگست 1998ء۔²³

ان کے علاوہ مولانا خان بہادر مارنگ مولوی صیب، مولانا بادشاہ گل بخاری، مولانا شمس الحق افغانی مولانا محمد احمد شیرگرٹھ مولانا حسن جان شہید، مولانا شمس الحق افغانی، شیخ الحدیث مفتی فرید، مولانا عبدالحق، مولانا رسول خان، مولانا گوہر رحمن، شیخ غلام رحمتی، مولانا سرفراز خان صفدر، جیسے علماء نے اس خطے کو علم حدیث کو زندہ رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔

اسلام کی ابتداء ہی سے مسجد میں درس و تدریس کا فرائض سرانجام پاتا رہا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود درس دیتے تھے، اسلام کی ابتدا سے صدیوں تک یہ کام بغیر وقفے کے جاری رہا اور اب بھی اسی صورت میں جاری ہے۔ ابتدا میں مسلمانوں کی تعلیم قرآن پاک کا درس، دینیات، حدیث شریف کی تدریس پر مشتمل تھی، اس لیے مسجد عبادت گاہ ہونے کے علاوہ دینیات کی تعلیم بھی دیتی تھی، اور یہ سب کام رضا کارانہ طور پر سرانجام پاتا تھا²⁴

مرکز علم حدیث

جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

اس مدرسے کی بنیاد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نے تقسیم ہند کے ایک ماہ بعد یعنی ستمبر 1947 میں رکھیں۔ یہ مدرسہ پشاور سے اسلام آباد جانے والی جی ٹی روڈ پر اکوڑہ خٹک کے مقام پر واقع ہے۔ خیر پختونخواہ کے دینی مدارس میں یہ سب سے بڑا اور نمایاں مقام رکھتا ہے، ہر سال تقریباً 1400 طلباء حدیث پڑھ کر فارغ ہوتے ہیں، مولانا سمیع الحق کے شہادت کے بعد مدرسے کی بھاگ دور مولانا انوار حق صاحب کے پاس ہیں۔²⁵

جامعہ نعمانیہ اتمانزئی چارسدہ

اس مدرسہ کی بنیاد قیام پاکستان سے پہلے کی ہے جس کے بانی مولانا محمد اسرار نیل فاضل دیوبند نے کیا۔ 1950 سے تاحال اس مدرسہ سے ہر سال سینکڑوں طلبہ حدیث کی سند لیکر فارغ ہوتے ہیں۔²⁶

جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن مردان

جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن کا آغاز 1967ء کو مردان رستم خیل میں ہوا، اس مدرسہ کی، عوامی اہنگی، فہم دین، اور دیگر علوم و فنون کے ساتھ ساتھ علم حدیث کے ترویج اور اشاعت میں بڑا کردار ہے، یہ مدرسہ آج بھی اپنی آب تاب کے ساتھ قائم ہے اور ہر سال یہاں سے سینکڑوں علماء علم حدیث کی سند لیکر فارغ ہوتے ہیں۔²⁷

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

29 جولائی 1951ء کو مولانا عبدالغفور اور مولانا محمد شفیق نے اس مدرسہ کی بنیاد رکھیں، دیگر دینی مدراس کی طرح قیام پاکستان سے لیکر تاحال اس مدرسہ میں دیگر فنون کے علاوہ علم حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے۔²⁸

ان کے علاوہ دیگر مشہور دینی مدراس میں جامعہ سعدیہ اوگی، جامعہ رحمانیہ ہری پور، جامعہ دارالقرآن پنج پیر جامعہ عثمانیہ پشاور، مدرسہ تعلیم القرآن صوابی، قابل ذکر ادارہ ہیں جہاں شب روز علم حدیث کی صائیں بلند ہوتی ہے۔

خلاصہ و نتائج

خیبر پختونخواہ میں صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین، اور مشہور محدثین کرام کا ورود ہوا ہے، مضمون میں جس طرح سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے اسی طرح یہ بے شمار محدثین کی سرزمین ہے جس میں صوفیاء کرام، اور ہر مکتبہ فکر کے علماء نے اپنا کردار ادا کیا ہے اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری ہے، تاریخ کی کتابوں میں اس خطے کے علماء کا ذکر بہت کم ملتا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کے علماء کرام ان تمام باتوں سے مبرا اور ابتر حالت زندگی اور اس طرح سے کئی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے اس سرزمین پر علماء کرام آئے اور چلے گئے لیکن تحریری نقوش نہ چھوڑ سکے اگرچہ ان زندہ جاوید شاگردوں اور ان کی شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہیں۔ آج بھی یہ سلسلہ اسی طرح جاری ہے۔ علماء کرام پیغمبر علیہ السلام کے جانشین ہیں اور صحیح معنوں میں یہاں علماء نے اس کا حق ادا کر دیا۔

حوا لات

¹ الاصحیح المدنی مالک بن انس، موطا الامام مالک، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ لبنان، 1985 م: ج 2، ص: 899

² مبارک پوری، قاضی محمد اطہر، محمد کے زمانے کا ہندوستان، فرید بک ڈپولمیڈی، نیو دہلی، ص: 146

³ برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش، محمد اسحاق بھٹی، المکتبۃ السلفیہ، لاہور، ص: 29-41

- ⁴ بزرگ بن شہریار، عجائب الہند، مکتبہ مومن قریش، الامارات العربیہ المتحدہ، ص: 157
- ⁵ مبارک پوری، قاضی محمد اطہر، ص: 159
- ⁶ الذہبی، شمس الدین ابو عبد اللہ، (التوفی: 748ھ) دار الکتاب العربی، بیروت، الطبعة: الثانية، 1413ھ-1993م، جلد 6، ص: 75،
- ⁷ مشاہیر علماء سرحد، فیوض الرحمان، ڈاکٹر، ص: 76-77
- ⁸ علماء و مشائخ سرحد، قادری، فقیر محمد امیر شاہ، ق مکتبہ الحسن، یکہ توت، پشاور، ج: 1، ص: 76
- ⁹ شرح غوثیہ، پشاور شاہ محمد غوث، ترجمہ: محمد امیر شاہ قادری، مکتبہ الحسن، یکہ توت، پشاور، ص: 77-80-88
- ¹⁰ مولانا حسین علی (شخصیت، کردار، تعلیمات)، میاں محمد الیاس، اشاعت اکیڈمی، کنگ سینٹر، بابو حیدر روڈ پشاور، ص: 202-204
- ¹¹ "حاشیہ مشکوٰۃ"، مولانا نصیر الدین غور غوثی، مکتبہ حقانیہ، محلہ جھنگلی، پشاور، ص: 302
- ¹² فیضان الباری فی حدیث ابن الحواری، مولانا عبد الرحمن مینوی، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص: 324
- ¹³ تذکرہ علمائے خیر پختونخواہ، محمد قاسم، ناشر: دار القرآن والسنة، صوابی، ص: 271
- ¹⁴ تذکرہ علماء و مشائخ صوابی، خلیل احمد مخلص، مکتبہ سعیدیہ، صوابی، ص: 228-216
- ¹⁵ تذکرہ علمائے خیر پختونخواہ، ص: 290-294
- ¹⁶ بدرۃ الصلوات فی مستخرج احادیث مشکوٰۃ: مولانا عبد السلام، رستم، مردان، ص: 342
- ¹⁷ مشاہیر علماء سرحد، ڈاکٹر، فیوض الرحمن، ص: 257
- ¹⁸ ایضاً، ص: 456-458
- ¹⁹ معارف السنن، علامہ سید محمد یوسف، بنوری، ج: 1 پیش لفظ، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، 1984ء، ص: 87
- ²⁰ تذکرہ علماء خیر پختونخواہ، م، ص: 604
- ²¹ درس بخاری: افادات مفتی نظام الدین شامزئی، ادارۃ انور بنوری ٹاؤن، کراچی، ص: 1
- ²² معارف شامزئی، شرح اردو سنن ترمذی، افادات: مفتی نظام الدین شامزئی، المنسل پبلشر، گلستان جوہر، کراچی، 2015ء، ص: ج: 1، ص: 74
- ²³ آغوش سرخ: عبدالقادر، محمد نعمان، نصیر پرنٹرز، شعیب ٹریڈ سینٹر جنگلی محلہ، پشاور، ص: 6
- ²⁴ قدیم اسلامی مدارس، منور جہاں رشید، ص: 79
- ²⁵ www.bbc.com/urdu/pakistan-58491142
- ²⁶ براہ راست ملاقات مفتی حسن جان، متہم دارالعلوم اتمغزئی، 2019/09/19
- ²⁷ براہ راست ملاقات ڈاکٹر عطا الرحمن، متہم جامعہ تفہیم القرآن مردان، مورخہ 2019/03/18
- ²⁸ مولانا عبد اللہ شاہ صاحب سے تفصیلی انٹرویو 2019/09/15

References

1. Al Asbahi almdani, Malik bn Anas, Mouta Imam Malik, Dar Ahya a turas Alerbi, Beriut. Labnan, 1985. vol.2, p: 899
2. Mubark Pori, Qazi Muhammad Athar, Muhammad kay amany ka Hindustan, Fared book depo limited, new Delhi, p: 146

3. Barr e Sageer min Islam kay Awleen nqwoosh, Muhammad Ishaq bhatti, Al Maktaba tu alsslfia, Lahor, S:29,41
4. Buzurg bin Shahryar, Ajaib-ul-Hind, Maktaba Momin Quraish, Al-Emirates al-Arabiyyah alMutahadah, p. 157
5. Mubark Pori, Qazi Muhammad athar, p:159
6. Azzahabi, Shams uddin Abu Abdullah, Dar ul kotub alarbi, Beriut Atba tu sania 1413, vol:6p:75
7. Mashaheer Ulama e Sarhad, Foyuz Rahman, Doctar, 77,78
8. Ulama wa Mashiekh e Sarhad Qadri, Faqeer Muhammad Amir shah, Maktaba tul Hsan yaka tot , Pishawar, vol:1p:76
9. Sharh Ghusia, Pishawar Shah Muhammad, Translat Muhammad Amir shah Qadir Mktaba al Hasan yka tot, Pishawar
10. Molana Husain Ali (Shakhsyat, kirdar, Talemat) Mia Muhammad Ilyas, Ashat akidmi, king Senter, Babu Hyderabad road Pshawar, S:202,204
11. Hashia Mishkat, Molana Nseer uddin Gur Gushtawai, Maktaba Hqania , Muhallah Jhngi, pishawar, S:302
12. Faizan ul Bari fi Hdees Ibn alHwari, Mulana abdul Rihman Mainv, Maktba Haqqania, pishawar, p:324
13. Tazkira Ulam e Khybar pakhtun khwa, Muhammad Qasim, Nashir: Dar ul Quran wa sunna, Sawabi, S271
14. Tazkira Ulam wa Mashaiekh Sawabi Khalil Ahmad Mukhlis, Maktab Saeedia, Sawabi, p:216 to 228
15. Tazkira Ulam e Khybar pakhtun khwa p:290 to 294
16. Badrat ul swalat fi mstakhrajat Ahadees ul Mishkat: Mulana Abdul assalam, Rustam, Mardan, P342
17. Mashaheer Ulama e Sarhad, Foyuz Rahman, Doctar, 257
18. Mashaheer Ulama e Sarhad, Foyuz Rahman, Doctar, 458 - 456
19. Marif ul sunan, Allama syed Muhammad yousaf binnori, MH saeed company, Karachi, 1984, vol:1p:84
20. Tazkira Ulama e khyber pukhtunkhwa, vol:604
21. Dars e Bukhari: Ifadat mufti Nizam uddin shamzai, Idara tul noor Binnori Town, Karchi
22. Marif Shamzai, sharh urdu sunan e tarmizi, Ifadat: Mufti Nizam uddin Shamzi, almnol pblishar, gulstanjohar karavhi vol:1 p:74
23. Agush e sarhad: Abdul Qadir, Muhammad Numan, Nseer prenter shoib tread center Jangi, p:6
24. Qademi Islami Madaris, Munwar jahan rashed, p:79
25. www.bbc.com/urdu/pakistan-58491142
26. Mufti Hasan Jan, Face to face with Mufti Darul Uloom Atmanzi, 09/19/2019
27. Face to face Meetings, Dr. Attaur Rehman, Jamia Faheeh al-Qur'an, Mardan, Date: 03/18/2019
28. Maulana Abdullah Shah distance interview 09/15/2019